9-11-19 (131) 24241

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب جو کہ سرکاری ملازم تھے ان کا انتقال دوران ملازمت مورخہ 13 جولائی 2011 کو ہو گیا تھا والد صاحب کے انتقال کے بعد گھر میں ہم چار لوگ رہتے تھے میری والدہ میری دو بڑی بہنیں اور میں دوران ملازمت وفات پا جانے والوں کے گھر والوں کے لیے حکومت پاکستان کی طرف سے مقرر کردہ ایک مخصوص امدادی پیکج 2005 سے موجود ہے جس کے تحت وقتاً فوقتاً مختلف مد میں ہمیں متعلقہ آفس کے ذریعے امدادی رقم ملنے کا سلسلہ شروع ہوا امدادی رقم آہستہ آہستہ ملتی رہتی تھی جو کہ طریقہ کار کے مطابق تھی ابو کے انتقال کے بعد 13 جولائی 2011 سے لیکر 28 جنوری 2012 تک ہم چاروں افراد ایک ساتھ اسی گھر میں رہتے تھے جو والد صاحب اپنی میراث میں چھوڑ کر گئے تھے اسی دوران مذکورہ پیکج کے تحت ملنے والے پیسوں میں سے کچھ نہ کچھ خرچہ ہوتا رہتا تھا جس کا کوئی حساب نہیں ہے اس کے بعد مورخہ 28 جنوری 2012 کو جہاں والد صاحب میری دونوں بہنوں کا رشتہ طے کر کے گئے تھے ہمارے رشتہ داروں نے ملکر اپنے خرچے پر میری دونوں بہنوں کی شادی کروادی اسی دوران اس امدادی پیکج کے تحت مجھے نوکری پر رکھ لیا گیا اور ساتھ ہی امی کی پینشن بھی آنا شروع ہو گئی دونوں بہنوں کی شادی کے بعد اس گھر میں ہم دو افراد رہتے ہیں میں اور میری والدہ، والدہ کی پینشن اور میری تنخواہ ملا کر اتنے پیسے نہیں بنتے تھے کہ ہم اپنے گھر کے اخراجات آسانی سے اٹھا سکے لہٰذا آفس سے ملنے والے پیسوں سے ہر مہینے کچھ نہ کچھ خرچ کرنے کے لئے نکال لیے جاتے تھے جن کا کوئی حساب نہیں۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۵/۲۱۰۹

جو پیکج حکومت پاکستان کی طرف سے 2005 میں جاری کیا گیا تھا اس کے تحت ملنے والی تمام رقم اور ساتھ ہی حکومت پاکستان کی طرف سے ملنے والے باقی واجبات آفس سے دیئے گئے کچھ پیپرز جن پر والدہ کے دستخط لیے گئے اس کے بعد تمام رقم ملنے کا مرحلہ شروع ہوا اور آہستہ آہستہ رقم ملنا شروع ہوئی اور تمام رقم والدہ کے نام پر جاری کی گئی جس کا سلسلہ 2011 سے لے کر 2018 تک چلتا رہا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-چھ ماہ کی یکمشت تنخواہ

2-اسسٹنس پیکج کی رقم

3-پینشن ماہانہ

4-گریجویٹی

5-پانچ سالہ ہاوس رینٹ

6-بینو ولنٹ فنڈ ماہانہ

7-گروپ انشورنس

8-بینو ولنٹ فنڈ کے آفس سے ملنے والے کفن دفن کے پیسے

9-اپلائی کرنے کی صورت میں بینو ولنٹ فنڈ کے آفس سے ملنے والے میرج گرانٹ کے پیسے

10-اپلائی کرنے کی صورت میں والد صاحب کے آفس سے ملنے والے کفن دفن کے پیسے

11-اپنی زندگی میں والد صاحب اپنی تنخواہ کے پیسے کچھ کم لے رہے تھے جس کا ان کو علم نہ تھا انتقال کے بعد کیلکولیشن کرنے کی صورت میں پے فکسیشن کے واجبات

12-والد صاحب کے علاج پر جو پیسے خرچ ہوئے تھے اپلائی کرنے کی صورت میں اس کے پیسے

13-والد صاحب کے انتقال کے بعد 2013 میں جاری ہونے والا حکومت پاکستان کی طرف سے پری میچور انکریمنٹ کے آرڈر کے مطابق ملنے والے پیسے جو کے والد صاحب کی پرانی تنخواہ 2002 سے لے کر 2011 تک کے واجبات بنتے ہیں اس کے پیسے

14-پہلے سے موجود والد صاحب کے بینک اکاؤنٹ میں رقم

15-والد صاحب کی زندگی میں موجود جو گاڑی تھی اس کو فروخت کرنے کی رقم

16-جی پی فنڈ کے پیسے

17-ماہانہ بینوولینٹ فنڈ کے کچھ واجبات اور ماہانہ پینشن کے کچھ واجبات اور گریجویٹی کے کچھ واجبات

18-پیکج کے تحت بیوہ کے 2 پرسینٹ کوٹہ کے تحت پلاٹ نہ ملنے کی صورت میں نئے پیکج کے تحت اس کی جگہ ملنے والی رقم

اوپر بتائی گئی تمام رقم صرف مرنے کی صورت میں بیوہ کو ملتی ہیں کچھ رقوم ایسی ہے جو مرنے والا شخص زندہ ہو تو ریٹائرمنٹ کے بعد اس کو ملتی ہیں لیکن بہت ساری رقم اس میں ایسی ہے جو صرف مرنے کی صورت میں بیوہ کو دی جاتی ہے میرے سوالات یہ ہے کہ والد صاحب کے انتقال کے بعد آفس سے جتنی بھی امدادی رقم ملی اس کا ایک ایک روپیہ وہ ساری رقم میری والدہ کے نام پر جاری کی گئی پینشن گریجویٹی بینولنٹ فنڈ گروپ انشورنس فنڈ کے دفاتر سے جو بھی رقم جاری کی گئی وہ بھی میری والدہ کے نام پر جاری کی گئی اب جتنی بھی رقم میری والدہ کو ملی ہے اس پر صرف میری والدہ کا حق ہوگا یا پھر ہم سب کا حق ہوگا؟ کیا وہ رقم میرے مرحوم والد کے ترکہ میں آئے گی؟ یا وہ صرف عطیہ ہے جو کہ صرف میری والدہ کا ہوگا؟ اوپر جتنی بھی رقم درج کی گئی ہے ان میں سے کون کون سی رقم والد صاحب کے ترکہ میں آئیں گی؟ کون کون سی رقم تمام گھر والوں میں تقسیم ہوگی؟ کون سی رقوم ایسی ہیں جن پر صرف اور صرف میری والدہ کا حق ہے؟

(2) گھر تو ترکہ میں آتا ہے لیکن کیا اس کے علاوہ گھر میں موجود جو ساز و سامان ہے جیسے الماری صوفہ ٹیبل ٹی وی وغیرہ کیا ان پر بھی تمام گھر والوں کا حق ہوگا اور ان کو بیچنے کی صورت میں اس سے ملنے والی رقم ترکہ میں آئے گی اور تمام گھر والوں میں تقسیم ہوگی؟ اب جبکہ میری دونوں بہنوں کی شادی ہو چکی ہے اور ان میں سے کسی بھی رقم کے حقدار میرے والد صاحب اپنی زندگی میں نہیں بنے تھے۔

فدوی کی مودبانہ گزارش ہے کہ اوپر بتائے گئے تمام رقم کی تقسیم کا حوالہ دے کر بتایا جائے کہ کون کون سی رقم ترکہ میں شامل ہوگی اور کون کون سی نہیں ہوگی کون کون سی رقم تمام ورثہ میں تقسیم ہوگئی اور کون کون سی رقم صرف میری والدہ کی ہوگی۔

شکریہ

دار الافتاء

جواب کا طلبگار

محمد زین احمد خان

موبائل نمبر 0344-6845903

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

﴿۱﴾۔۔۔ملازم کو ادارے کی طرف سے ملنے والے مختلف فنڈز کے ترکہ میں شامل ہونے اور نہ ہونے کا اصل مدار اس پر ہے کہ اس فنڈ کی رقم ملازم کی زندگی میں اس کی ملکیت میں تھی یا کم از کم اس رقم پر ملازم کا زندگی میں استحقاق ہو گیا تھا یا نہیں؟ جو رقم ملازم کی زندگی ہی میں اس کی ملکیت میں آجائے یا جس رقم پر ملازم کا زندگی ہی میں حق ثابت ہو چکا ہو، خواہ انتظامی امور کی وجہ سے فی الحال اس کے قبضہ میں نہ آئی ہو تو وہ رقم ترکہ میں شامل ہو گی اور جو رقم ملازم کی مملوک ہو نہ زندگی میں اس حق ثابت ہوا ہو تو ایسی رقم ادارے کی جانب سے عطیہ ہے، ادارہ جس شخص کو یا جن افراد کو اپنے قانون کے مطابق نامزد کر کے دے گا، وہی شخص یا وہی افراد اس کے مالک ہوں گے۔(ماخذہ مبویب:۲۹/۱۶۷۸)

اس اصول کی روشنی میں درج ذیل فنڈز کی رقم میراث میں شامل ہو گی:

1. فکسیشن کے واجبات (نمبر11)
2. والد مرحوم کے بینک اکاؤنٹ کی رقم (نمبر14)
3. مرحوم کی گاڑی کو بیچ کر حاصل ہونے والی رقم (نمبر15)
4. جی پی فنڈ کے پیسے (نمبر16)

اور درج ذیل فنڈز کی رقوم ادارے کی طرف سے نامزد کیے گئے شخص کیلئے عطیہ ہو گی:

1. ماہانہ پنشن کی رقم (نمبر3) (ماخذہ تبویب: 6/2087)
2. گروپ انشورنس (نمبر7) البتہ نامزد ورثاء کیلئے گروپ انشورنس کی صرف اصل رقم (پریمیم) وصول کرنا جائز ہے۔ انشورنس کمپنی سے اس سے زائد رقم لینا جائز نہیں۔ تاہم اگر ادارہ، انشورنس کمپنی سے یہ زائد رقم خود وصول کر کے اپنے مرکزی فنڈ میں جمع کرنے کے بعد ملازم کے پسماندگان کو دیتا ہو تو وہ ادارے کی طرف سے عطیہ ہے اور اسکا لینا جائز ہو گا۔(ماخذہ تبویب:۲۹/۱۶۷۸)
3. بینوولنٹ فنڈ ماہانہ (نمبر6) (ماخذہ عدالتی فیصلے: 2/ 212-213)
4. بینوولنٹ فنڈ کے آفس سے ملنے والے میرج گرانٹ کے پیسے (نمبر9)
5. پلاٹ کی رقم (رقم نمبر18) (ماخذہ التبویب: ۲۱۰۳/ ۸۶)

واضح رہے کہ یہ ضروری نہیں کہ مذکورہ بالا عطیات کی رقم لازماً کسی ایک شخص (مثلاً: مرحوم کی بیوہ) کی ہی ملکیت ہو، بلکہ اس میں دیگر پسماندگان کا حق ہونا بھی ممکن ہے، جس کا مدار ادارے کے اپنے ضابطے اور قانون پر ہوتا ہے، لہٰذا ادارے کا قانون معلوم کر کے ہی یہ طے کیا جائے کہ کونسے عطیہ کی رقم مرحوم کے کس کس پسماندگان کا حق ہے۔

ان کے علاوہ بقیہ فنڈز کے حکم میں کچھ تفصیل ہے، جو درج ذیل ہے:

1. چھ ماہ کی یکمشت تنخواہ (نمبر1): سائل نے بتایا کہ اس سے مراد "لیو انکیشمنٹ" کی رقم ہے، اگر یہ بات

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

درست ہے تو چونکہ ملازم اس رقم کا اپنی زندگی میں حقدار ہو جاتا ہے، اسلئے مذکورہ رقم مرحوم والد کا ترکہ شمار ہو گی اور اس میں تمام ورثاء کا حصہ ہو گا۔ (ماخذہ تبویب: 1333 / 96)

2. اسسٹنس پیکیج (نمبر۲): اگر اس سے آپ کی مراد فنانشل اسسٹنس کی رقم ہے تو اس سے متعلق قواعد و ضوابط ہمارے سامنے نہیں ہیں، اسلئے اس سے متعلق کوئی حتمی رائے قائم کرنا ہمارے لئے مشکل ہے، تاہم بعض حاصل شدہ معلومات کے مطابق بظاہر یہ حکومت کی طرف سے عطیہ ہے، لہٰذا اگر ملازم زندگی میں اس کا مستحق نہیں ہوا تھا تو یہ رقم ترکہ میں شامل نہیں ہو گی، بلکہ ادارہ جس شخص یا جن افراد کو نامزد کر کے دے گا وہی اس کے مالک ہوں گے۔ (ماخذہ تبویب بتغییر: ۱۶۷۸ / ۹۶،۲۹ / ۱۳۳۳)

3. گریجویٹی (4): گریجویٹی سے متعلق اداروں کے قواعد و ضوابط مختلف ہوتے ہیں، ہر ادارے کے قواعد و ضوابط کے مطابق اس پر شرعی حکم جاری ہو گا۔ اس سلسلہ میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ اگر ملازم زندگی میں شرائطِ ملازمت کے تحت گریجویٹی کا اس طرح حقدار ہو گیا تھا کہ اپنی زندگی میں وہ لازماً اس کا مطالبہ کر سکتا تھا تو یہ گریجویٹی اس کے ترکہ میں شامل ہو کر اسکے تمام ورثاء کے درمیان شرعی طریقہ کے مطابق تقسیم ہو گی۔

اور اگر وہ اپنی زندگی میں اسکا حقدار نہیں ہوا تھا تو یہ ادارے کی طرف سے عطیہ ہو گی اور ادارہ جس کو نامزد کر کے مالک بنائے گا، اسی کو ملے گی، ادارہ اگر تمام ورثاء کو نہ دے تو میراث کے طور پر تمام ورثاء میں تقسیم نہیں ہو گی۔ (ماخذہ تبویب بتغییر: ۱۶۷۸ / ۲۱۰۳،۲۹ / ۸۲)

4. پانچ سالہ ہاؤس رینٹ (نمبر۵): سائل نے بتایا کہ ادارے کے قانون کے مطابق والد مرحوم اپنی زندگی اس رقم کا مطالبہ نہیں کر سکتے تھے، بلکہ یہ رقم ملازم کے انتقال کے بعد ہی بطورِ تعاون اسکے پسماندگان کو دی جاتی ہے، اس وضاحت کی روشنی میں یہ رقم ادارہ کی طرف سے عطیہ ہو گی۔

5. بینولنٹ فنڈ کے آفس سے ملنے والے کفن دفن کے پیسے (نمبر8): مذکورہ رقم مرحوم کے کفن و دفن میں خرچ کی جائے گی، اگر کسی نے بطورِ احسان اپنی طرف سے یہ اخراجات کر دیئے ہوں تو ادارہ اپنے ضابطہ کے مطابق جس کو متعین کر کے یہ رقم دے گا، وہی اس کا مالک ہو گا (ماخذہ تبویب: ۲۱۰۳ / ۸۲)

6. آفس سے ملنے والے کفن دفن کے پیسے (نمبر10): مذکورہ رقم مرحوم کے کفن و دفن میں خرچ کی جائے گی، اگر کسی نے بطورِ احسان اپنی طرف سے یہ اخراجات کر دیئے ہوں تو ادارہ اپنے قانون کے مطابق جس کو متعین کر کے یہ رقم دے، وہی اس کا مالک ہو گا (ماخذہ تبویب: ۲۱۰۳ / ۸۲)

7. علاج پر خرچ ہونے والی رقم (12): سائل کی بیان کردہ وضاحت کے مطابق مرحوم اپنی زندگی میں اس رقم کے لازماً حقدار بن گئے تھے، اگر یہ بات درست ہے تو یہ رقم مرحوم کا ترکہ ہو، اور اس میں تمام ورثاء کا حق ہے۔

8. پری میچور انکریمنٹ (13): اس سے مراد اگر یہ ہے کہ حکومت نے سابقہ تنخواہوں میں اضافہ کر دیا تھا تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر اس اضافہ کا قانون والد مرحوم کے انتقال کے بعد بنا ہے (جیسا کہ سوال میں درج ہے) تو یہ اضافی رقم والد مرحوم کے انتقال کے بعد انکے ورثاء کیلئے عطیہ ہوگی کیونکہ انتقال کے بعد تنخواہ میں اضافہ "اجرت" کے بجائے "تبرع/عطیہ" کے حکم میں ہوتا ہے۔

تاہم اگر والد مرحوم زندگی میں اسکو لینے کا حقدار بن گئے ہوں تو اس صورت میں یہ رقم ان کا ترکہ شمار ہوگی، جس میں انکے ہر وارث کا قانون میراث کے مطابق حق ہوگا۔

9. بقایاجات (17): بینوولنٹ فنڈ اور ماہانہ پنشن کے بقایاجات ادارے کی طرف سے عطیہ ہیں جبکہ گریجویٹی کے بقایاجات اصل گریجویٹی کے حکم میں ہیں۔

الدر المختار – (6 / 21)

الزيادة في الأجرة من المستأجر تصح في المدة وبعدها.

رد المحتار – (6 / 22)

(قوله وبعدها) صوابه لا بعدها كما هو في الأشباه والمنح؛ لأن محل العقد قد فات

البحر الرائق ، دارالكتاب الاسلامي – (6 / 131)

وأما الزيادة في الأجرة بعد استيفاء بعض المعقود عليه فغير صحيحة، وتجوز الزيادة في العين، والمدة كذا في القنية.

﴿۲﴾ گھر میں استعمال ہونے والی یہ اشیاء اگر والد صاحب کی ملکیت تھیں، مثلا: انہوں نے اپنے پیسے سے خریدی تھیں اور کسی کو ہدیہ نہیں کی تھیں تو یہ اشیاء بھی والد مرحوم کا ترکہ ہیں، جو میراث کے شرعی قاعدے کے تحت مرحوم کے ہر وارث کو ملے گی۔ بہنوں کی شادی ہونے سے ان کا حق میراث ختم نہیں ہوگا............ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ محرم الحرام/ ۱۴۴۱ھ

26/ ستمبر/ 2019ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۲۶/۱/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ
۲۸/۱/۱۴۴۱ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۹۵/۲۱۰۹
۱۴۴۱/۱/۲۹
۲۰۱۹/۹/۲۹

مفتی

الجواب صحیح
۲۸/۱/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۲۷-۱-۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۸/۱/۱۴۴۱ھ